https://ataunnabi.blogspot.com/

غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی

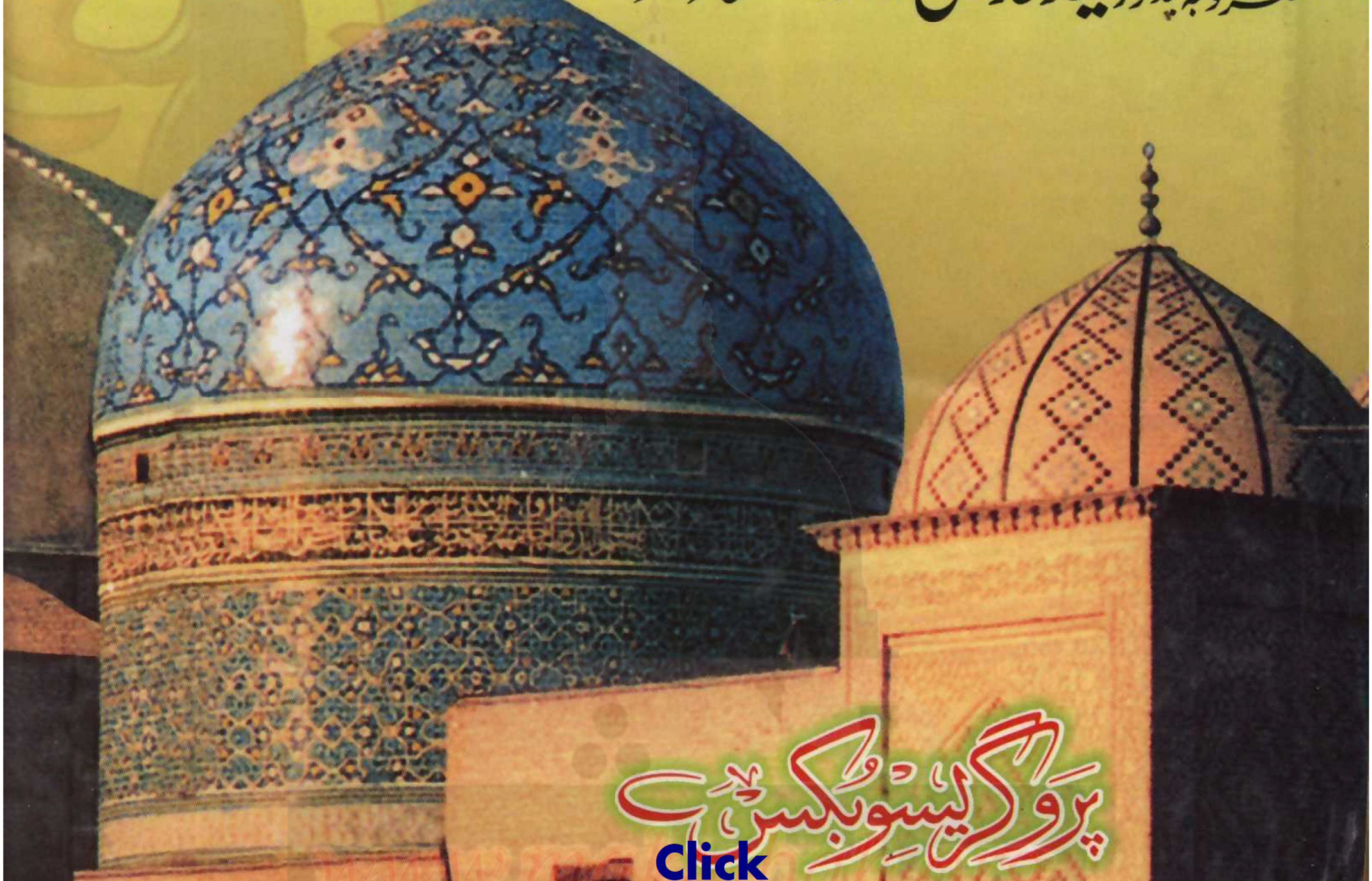
سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

رسالہ غوث الاعظم

مع شرح موسومہ بہ

جواہر العشاق

حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ العزیز



پروگریسو بکس

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی

سیّد محی الدّین عبدالقادر جیلانی قدس سرّہٗ

رسالہ غوث الاعظم

مع شرح موسومہ بہ

جواہر العشاق

حضرت خواجہ بندہ نواز سیّد محمّد حسینی گیسو دراز قدس سرّہٗ

ترجمہ:

مولوی احمد حسین خان

ناشر

پروگریسو بکس

۴۰۔بی، اردو بازار، لاہور

فون: ۷۲۵۲۷۹۵

www.maktabah.org

Click

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	--------	رسالہ غوث اعظم معہ شرح موسومہ بہ "جواہر العشاق"
مصنف	--------	حضرت خواجہ بندہ نواز محمد حسینی گیسو دراز ؒ
مترجم	--------	مولوی احمد حسین خاں ؒ
با اہتمام	--------	محمد یوسف وارثی
پروف ریڈنگ	--------	علامہ محمد انور قمر نقشبندی مجددی
بار	--------	اول مئی 2000ء
تعداد	--------	1100
ناشر	--------	چوہدری غلام رسول' میاں جواد رسول۔
کمپوزنگ	--------	جاپان آرٹ۔ چوک نسبت روڈ' لاہور۔
ہدیہ	--------	=/81

ملنے کا پتہ :

پروگریسو بکس' 40۔ بی اردو بازار' لاہور۔

اسلام بکڈپو' 12۔ گنج بخش روڈ' لاہور

ملت پبلیکیشنز فیصل مسجد' اسلام آباد فون : 254111

www.maktabah.org

Click

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نور انسانی سے فرشتہ اور نور خدا سے انسان کی پیدائش

یعنی محمد ﷺ کے نور سے پیدا کیا اور محمد ﷺ کو اپنے نور سے یعنی اپنے ظہور سے۔ میں خود بلا نقطہ اور بے مثال تھا۔ ایک پوشیدہ خزانہ حجرہ قوت میں تھا۔ بموجب حدیث قدسی۔

کنت کنزا مخفیا فاجبت ان اعرف

"میں پوشیدہ خزانہ تھا پس چاہا کہ پہچانا جاؤں"

میں نے چاہا کہ میں جو کچھ ہوں اور جو کچھ میرے جمال و کمال اور قدرت میں ہے اس کو ظاہر کروں۔ اور خود بھی (خود کو) پہچانوں۔ مقولہ اللہ روح اعظم۔۔۔۔ کی اس بات سے وضاحت ہو چکی کہ اگر قیامت اور قیامت کے ختم ہونے تک اس کے راز پہچانے نہ جائیں تو خدائے تعالیٰ کا ظہور بھی پورا نہ ہو گا۔ "اللہ" (کہنے سے) لاہوت سے "حجرہ قوت" میں آیا اور "الہ" ہوا یعنی وہ اللہ قدیم تھا پھر اس نے الوہیت (یا اللہ پن) کی صفت ظاہر کی۔ خود کا اللہ کام رکھ کر ظاہر ہوا پھر مخلوقات پیدا کیں۔ اور الہیت ٹھیک طور پر ظاہر ہو گئی۔ پہلے (جو چیز) علم میں تھی اب وجود اشیاء سے معرفت میں آگئی۔ جبروت میں احد ہوا اور احدیت ظاہر کی۔ پھر ملکوت میں تمثیل سے (عکس سازی کر کے) احمد کو نمودار کیا اور زمین پر محمود نام سے ظاہر ہوا' ناسوت میں' جو کہ دنیا ہے' محمد ﷺ کی شکل میں ظاہر ہوا تاکہ سب کو اپنی طرف بلائے۔ خود بادشاہ ہے خود ہی رعیت اور خود ہی پیغامبر۔ کافروں نے یہ بات نادانی سے کہی کہ ابشر یھدننا کیا آدمی ہم کو راستہ بتاتے ہیں پس حکم ہوا کہ کفروا وہ لوگ کافر ہو گئے۔ وہ اتنا نہ سمجھ سکے کہ کان یمشی ولا ظل لہ (آپ چلتے تھے اور آپ کا سایہ نہ تھا) محمد ﷺ خدا کے نور سے ہیں۔ نور خدا کا سایہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جو تعلق روح کو جسم سے ہے ایسا ہی (اللہ) کو محمد سے ہے۔ مسعود بک نے عرفان محمدی میں کیا خوب کہا ہے کہ:-

www.maktabah.org

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمد شدہ نام تو احد آمدہ در دے ہم در تو بجوئیم نیفتیم بتاویل

احمد ہے تیرا نام تو خود اس میں احد ہے پاتے ہیں تجھی میں کبھی کرتے نہیں تاویل

تاویل (جستجو) کی ضرورت نہیں ہوئی۔ احمد "احد" ہی کی صورت ہے۔ احمد کے معنی احد ہیں بموجب قرآن:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی

خود آپ نے اطمینان دلانے کی خاطر فرمایا کہ **من رانی فقد رای اللہ** (جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا) جو محمد ﷺ کو بشر کہتا ہے یا مخلوق سمجھتا ہے وہ کافر ہے یعنی حق بات کو چھپاتا ہے اتنا نہیں سمجھتا کہ روح کو بشر نہیں کہہ سکتا۔

بشر تو ڈھانچہ ہے جو کثیف ہے۔ اور روح اس کے نور سے ہے جو لطیف ہے۔ اے دوست اگر تو آئینہ محمد میں خدا کو دیکھے اور پہچانے تو یہ مقولہ تیرے حق میں ہے۔ **من عرف اللہ کل لسانہ** (جس نے اللہ کو پہچانا اس کی زبان بند ہو گئی) گو کہ (**ماعرفت اللہ حق معرفتہ** میں نے کماحقہ اللہ کو نہیں پہچانا) اے دوست اس جگہ کہا گیا ہے کہ۔

انا من نور اللہ والخلق منی ای من نوری

"میں خدا کے نور سے ہوں اور خلق مجھ سے ہے یعنی میرے نور سے ہے"

پس اپنے آپ میں دیکھ۔ ہر انسان میں پاک نور موجود ہے۔ عارف جب اپنے نفس کے آئینے میں دیکھتا ہے تو محمد ﷺ کو پہچانتا ہے۔ اور جب آئینہ محمد ﷺ میں دیکھتا ہے تو خدائے عزوجل کو پہچانتا ہے۔ یہ بات کہ **من عرف نفسہ فقد عرف ربہ** (جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا) اسی لیے کہی گئی ہے پس پکا عاشق جب خود کو دیکھتا ہے تو خدا کو دیکھتا ہے خدا فرماتا ہے۔

سنریھم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسھم

www.maktabah.org
Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق میں اور انہی کے نفسوں میں دکھلاتے ہیں"

آفاق سے مراد محمد ﷺ ہیں۔ اس درجہ پر عاشق ہی نہیں رہتا سب معشوق بن جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح جسم کا ڈھانچہ سواری ہے اور جان اس کی سوار ہے۔ اسی طرح جان سواری ہے اور خدا (اس کا) سوار ہے۔

www.maktabah.org

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari